السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت ومرد کے درمیان نماز کے قواعد میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ مفصل بیان کیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

فقہائے حنفیہ مرد اور عورت کے درمیان نماز اور متعلقات نماز کے پچیس سے زائد حکموں میں فرق ذکر کرتے ہیں۔ لیکن خاص نماز کے افعال اور اس کے ادا کرنے کی ہیئت اور کیفیت میں مندرجہ ذیل فرق لکھتے ہیں:

جہری نمازوں میں عورت کے لیے جہر سے قرات کرنا غیر مستحب ہے۔ بخلاف مرد کے۔ (1)

مرد نماز شروع کرنے کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور عورت کندھوں تک۔ دلیل میں یہ حدیث پش کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے وائل بن حجر سے فرمایا: ''إذا صليت فاجعل حذاء أذنيك، والمرأة تجعل (2) حذاء يديها،، (طبرانی کبیر) (مجمع الزوائد2 101) یہ حدیث ضعیف وناقابل اعتبار ہے۔ صاحب ''جامع ازہر،، اس حدیث کی بابت فرماتے ہیں: ''أخرجه الطبراني في الكبير عن وائل بن حجر من طريق ميمونة بنت حجر بن عبدالجبار عن عمتها ام ايحي بنت عبدالجبار ولم تعرفها، وبقية رجاله ثقات،، انتهى اور چوں کہ رفع یدین کی حد میں فرق کرنے کی حدیث ضعیف وناقابل استدلال ہے اس لیے علامہ شوکانی فرماتے ہیں: ''لم يرومايدل على الفرق بين الرجل والمرأة في مقدار الرفع، وروى عن الحنفية أن الرجل يرفع إلى الأذنين والمرأة إلى المنكبين، لأنه أستر لها، ولا دليل على ذلك،، (نیل الاوطار2/73).

مرد دونوں ہاتھ ناف سے نیچے باندھے اور عورت سینہ پر یا اس سے نیچے لیکن ناف سے اوپر کیوں کہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ (3)

جن ضعیف، غیر صحیح، غیر ثابت حدیثوں میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ ناف سے نیچے ہاتھ باندھتے تھے ان کو مردوں پر محمول کر دیا اور جن صحیح، ثابت، محفوظ حدیثوں سے آنحضرت ﷺ کا سینہ پر ہاتھ باندھنا ثابت ہے ان کو عورتوں کے حق میں مخصوص کر دیا ہے اس لیے کہ مراعاۃ الستر أولى من مراعاة السنة فيا للعجب.

عورت رکوع میں تھوڑا اور کم جھکے (بلادلیل) بخلاف مرد کے کہ وہ پورے طور پر جھکے اس طرح سے کہ پیٹھ بالکل سیدھی رہے اور سر پشت سے جھکا ہوا نہ ہو، نہ اونچا ہو، بلکہ سر اور پیٹھ دونوں ہموار ہوں۔ (4)

مرد رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلا کر اور ایک دوسرے سے الگ رکھ کر گھٹنوں سے ٹیکے اور عورت انگلیوں کو ملی ہوئی رکھے، مرد کی طرح جدا اور الگ نہ رکھے۔ (5)

عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں (ذراع) تک سجدہ میں زمین پر بچھا دے (بلادلیل؟) بخلاف مرد کے کہ وہ زمین سے الگ اور اونچا رکھے۔ (6)

عورت سجدہ میں دونوں بغلوں کو کشادہ نہ ہونے دے یعنی: دونوں بازوں اور کہنیوں کو پہلو سے ملائے رکھے (بلادلیل؟) بخلاف مرد کے۔ (7)

عورت سجدہ میں پیٹ کو دونوں رانوں پر رکھ دے یعنی: اس کا سجدہ بالکل (8)

پست ران سے جدا نہ رکھے بخلاف مرد کے، دلیل میں یہ دو حدیث ذکر کرتے ہیں:

روی أبوداؤد في مراسيلة: '' أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على امرأتين تصليان فقال: إذا سجد تما فضما بعض اللحم الأرض، فإن المرأة ليست في ذلك كالرجل،، یہ حدیث مرسل ہے اور حدیث مرسل حجت اور دلیل نہیں (1) بن سکتی۔

إذا سجدت المرأة الصقت بطنها بفخذها كأن استر مايكون لها،، أخرجه البيهقي (السنن الكبرى 2/222) وابن عدي في الكامل عن ابن عمر مرفوعا۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے (2)

دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدہ اولی وثانیہ میں عورت تورک کرے یعنی: دائیں جانب دونوں پاؤں نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے بخلاف مرد کے کہ وہ ان تینوں جگھوں میں دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر (9)

اس پر بیٹھے۔ جن صحیح حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ صرف قعدہ اخیر میں سلام سے متصل قعدہ میں تورک (دایاں پاؤں کھڑا رکھنا اور بایاں پاؤں نکال کر دائیں جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا (بخاری) (کتاب الاذان باب سنة الجلوس في التشهد1 201) یا دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ (ابوداؤد (کتاب الصلاة باب من ذكر التورك في الرابعة(965)1 490) کرتے تھے، ان حدیثوں کو مندرجہ ذیل آثار کی وجہ سے عورتوں کے حقت میں کر دیا گیا: عن نافع عن ابن عمر، أنه كيف كان النساء يصلين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: كن يتربعن ثم أمرن أن تحتقرن،، (مسند ابوحنیفہ)، قال القاري: ''أي يضممن من اعضاءهن بأن يتوركن،، انتهى، '' وعن نافع أن صفية كانت تصلي وهي متربعة ن وعن نافع قال: كن نساء ابن عمر يتربعن في الصلوة،، (مصنف ابن ابی شیبۃ) معلوم ہوا کہ عورت اور مرد کے بیٹھنے کی ہیئت میں فرق ہے لیکن صحیح

بخاری (کتاب الاذان باب سنۃ الجلوس فی التشھد1 202) میں ہے : ’’کانت ام الدرداء تجلس فی صلوتھا جلسۃ الرجل وکانت فقیھۃ،، یعنی،، حضرت ام الدرداء کبرے صحابیہ یا صغریٰ تابعیہ مردوں کی طرح (قعدہ اولیٰ میں افتراش اورقعدہ اخیرہ میں تورک) قعدہ کیا کرتی تھیں،، معلوم ہواکہ ان کے نزدیک عورت اورمرد کے درمیان نماز کے اندر بیٹھنے کی کیفیت میں فرق نہیں ہے۔ ان کے علاوہ علمائے حنفیہ اورفرق بھی ذکر کرتے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرداور عورت کے درمیان نماز کے احکام میں اوپر ذکر کیے ہوئے فروق کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوتے۔ فقط۔

(محدث دہلی ج :8ش :12ربیع الآخر1359ھ جون1040ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر321

محدث فتویٰ